مذہبی معاملے پر ریاست کا رویہ معذرت خواہانہ کیوں؟

جون 23, 2019

* [سارہ حسن](https://s3bridge.xyz/author/29173.html?__cpo=aHR0cHM6Ly93d3cudXJkdXZvYS5jb20)

وائس آف امریکہ

اسلام آباد

امریکہ نے مذہبی آزادی سے متعلق بین الاقوامی رپورٹ میں پاکستان میں توہین مذہب کے الزام میں قید آسیہ بی بی کی رہائی کے فیصلے کو خوش آئند قرار دیا ہے۔ تاہم امریکہ کا کہنا ہے کہ پاکستان میں اقلیتوں کے خلاف توہین مذہب کے قانون کا غلط استعمال روکا جائے۔ پاکستان میں انسانی حقوق کی تنظیمیں بھی اس قانون میں ترمیم کا مطالبہ کرتی رہی ہیں۔

امریکہ کے محکمہ خارجہ نے سال 2018 کے بارے میں بین الاقوامی مذہبی آزادی کی رپورٹ جاری کی جس میں پاکستان پر زور دیا گیا ہے کہ وہ ملک میں اقلیتوں کو تحفظ دینے اور اُن کی مذہبی آزادی کو یقینی بنانے کیلئے اقدامات کرے۔

رپورٹ میں پاکستان کے توہین مذہب کے قانون کا ذکر کیا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں توہین مذہب کے جرم میں کم سے کم 77 افراد جیل میں قید ہیں جن میں سے 28 افراد کو سزائے موت دی گئی ہے۔ غیر سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ایک سال کے دوران پاکستان میں توہینِ مذہب کے الزام میں مزید سات مقدمات درج ہوئے ہیں۔

رپورٹ میں اکتوبر 2018 میں توہین مذہب کے الزام میں قید آسیہ بی بی کو سپریم کورٹ کی جانب سے بری کیے جانے کے فیصلے کو خوش آئند قرار دیا گیا لیکن پاکستان کے عدالتی نظام میں ذیلی عدالتیں توہین مذہب کے مقدمات میں انصاف کے تقاضے پورے نہیں کر پاتی ہیں۔

گو کہ آسیہ بی بی کی بریت کے فیصلے کے بعد مذہبی جماعت تحریک لیبک یا رسول اللہ نے ملک گیر احتجاج کیا لیکن بعد میں جماعت کے رہنماؤں کے خلاف حکومت نے کریک ڈاؤن شروع کر دیا۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ توہین مذہب کے قانون میں ترمیم کے حوالے سے پاکستان کے وزیر برائے مذہبی اُمور نے کہا تھا کہ قانون میں اگر کوئی بھی ترمیم متعارف کروائی گئی تو حکومت اُس کی بھرپور مخالفت کرے گی۔

ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کے چیئرپرسن ڈاکٹر مہدی حسن کا کہنا ہے کہ پاکستان ایک مذہبی ریاست ہے اور بقول ان کے کوئی بھی مذہبی ریاست جمہوری ریاست نہیں ہو سکتی کیونکہ مذہبی ریاست میں اقلیتوں کو ہمیشہ مساوی حقوق حاصل کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔

وائس آف امریکہ سے بات کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ’ پاکستان میں مذہبی گروہ تعداد میں محدود ہے لیکن اُس کا اثررو رسوخ بہت زیادہ ہے اور جب مذہب کا معاملہ آتا ہے تو ریاست کا رویہ معذرت خواہانہ ہو جاتا ہے۔‘

انھوں نے کہا کہ ایسے حالات میں پاکستان کی مذہبی اقلتیں خاص کر احمدیوں کے حالات اچھے نہیں ہیں۔

**سالانہ رپورٹ کے مطابق پاکستان میں احمدی برادری کو سب سے زیادہ توہین مذہب کے مقدمات کے ذریعے نشانہ بنایا جاتا ہے اور امتیازی رویوں کا سامنا کرنے کے ساتھ ساتھ اس قانون سازی کے ذریعے اُن کے بنیادی حقوق بھی صلب ہوتے ہیں۔ پاکستان میں اقلیتوں کے رہنماؤں کا کہنا ہے کہ انھیں سرکاری سکولوں، تعلیمی اداراوں اور ملازمت کے مقامات پر امتیازی رویوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔**

**رپورٹ میں ماہر اقتصادیات عاطف میاں کا ذکر کیا گیا جنھیں تحریک انصاف کی حکومت نے قومی اقتصادی کونسل کے رکن کے طور پر منتخب کیا تھا لیکن مذہبی حلقوں کے دباؤ کے بعد احمدی ہونے کے سبب اُن کی نامزدگی کا فیصلہ واپس لے لیا گیا۔**

**رپورٹ میں اسلام آباد ہائی کورٹ کے اُس فیصلے کا ذکر موجود ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جج، سرکاری ملازمین اور فوج کے اہلکار اپنے مسلمان ہونے کا حلف نامہ جمع کروائیں۔**

ایچ آر سی پی کے چیئرپرسن ڈاکٹر مہدی حسن کا کہنا ہے کہ قیام پاکستان کے وقت قائداعظم کا وہ خطاب بہت اہم ہے جس میں انھوں نے کہا تھا کہ مذہب ہر فرد کا ذاتی معاملہ ہے اور ریاست کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔

انھوں نے کہا کہ اب اگر ریاست کسی کے مذہبی معاملے میں مداخلت نہ بھی کرے تو اس کا رویہ معذرت خواہانہ ہو جاتا ہے جس سے وہ اُس مذہبی گروہ کے خلاف وہ کارروائی نہیں کر پاتی جو اُسے کرنی چاہئیے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مسلح فرقہ وارانہ گروہ اور اقوام متحدہ کے چارٹر کے تحت کالعدم قرار دی جانے والی تنظیموں نے پاکستان میں مسیحی، شیعہ مسلمانوں اور ہزارہ برادری پر حملے کیے ہیں۔

بین الاقوامی مذہبی آزادی کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں بین المذاہب ہم آہنگی کی ضرورت ہے اور بین الاقوامی مذہبی آزادی کے ایکٹ 1998 کے تحت پاکستان میں مذہبی آزادی کی خلاف ورزی پر امریکہ پاکستان پر پابندیاں بھی عائد کر سکتا ہے۔

<https://s3bridge.xyz/a/dos-annual-report-says-pakistan-should-stop-wrong-use-of-the-blasphemy-law/4970415.html?__cpo=aHR0cHM6Ly93d3cudXJkdXZvYS5jb20>

# مذہبی اقلیتیں ہمیں بہت اچھی لگتی ہیں

[23/06/2019](https://www.humsub.com.pk/249140/saleem-malik-142/) [سلیم ملک](https://www.humsub.com.pk/author/salim-malik/)

ہم سب

**ہمیں مذہبی اقلیتوں پر بڑا غصہ ہے، وہ ہمارا اعتبار ہی نہیں کرتے۔ حالانکہ صاف ظاہر ہے کہ ہمیں اقلیتوں سے پیار ہے۔ اسی لیے تو ہم اقلیتوں میں اضافے کے اتنے خواہاں رہتے ہیں اور باقاعدہ بندوبست کرتے ہیں تحریکیں چلاتے ہیں۔ پاکستان بننے سے ہی ہم نے کوشش شروع کر دی تھی کہ اقلیتوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے اور آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ہمیں کامیابی بھی نصیب ہوئی ہے۔ احمدیوں کی مثال آپ کے سامنے ہیں۔ پاکستان بنتے وقت وہ اقلیت نہیں تھے لیکن اب انہیں یہ رتبہ آئینی طور مل چکا ہے اور وہ اس کے مزے بھی لے رہے ہیں۔**

**ہم نے نہ صرف انہیں اقلیت قرار دیا ہے بلکہ اس بات کا خیال رکھتے ہیں وہ کسی وقت بھی غفلت میں تن آسان نہ ہو جائیں۔ شاید ہی کوئی لمحہ ایسا گزرتا ہو جس میں انہیں یہ بھولتا ہو کہ وہ اس ملک میں ایک مذہبی اقلیت ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ بات جب چل نکلی ہے تو صرف احمدیوں پر رک نہیں جائے گی۔ حالات سے صاف ظاہر ہے کہ کئی اور گروپس لائین میں لگا دیے گئے ہیں۔ تحریکیں جاری ہیں اور وہ دن دور نہیں جب اس ملک میں صرف اقلیتیں ہی ہوں گی۔ ایک چھوٹی سی اقلیت ہی اکثریت کہلائے گی اور وہ بھی اپنے اندر سے ایک اور ٹکڑا توڑنے کی کوشش کر رہی ہو گی۔ یہ جو دو قومی نظریے کو ہم نے طول دیا ہے اس سے اس میں اور بھی ”برکت“ پڑ گئی ہے اور یہ سو قومی نظریے کی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔**

میں پاکستان کی مذہبی اقلیتوں سے خوش نہیں ہوں۔ وہ ہر وقت اپنے ایک مذہبی اقلیت ہونے کے رتبے سے نیچے گر کر پاکستانی شہری کے طور پر اپنے آپ کو منوانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ شکایت کرتے بھی نظر آتے ہیں کہ مختلف سہولتوں میں انہیں پورا حصہ نہیں ملتا۔ ان کی یہ بات بالکل غلط ہے۔ مثال کے طور پر پچھلی دہائی میں دھماکے اور حملے میسر تھے اور ان میں پاکستانی شہریوں کو دھڑا دھڑ شہادت کے مواقع مل رہے تھے تو اس دوران میں اقلیتوں کو بالکل بھی نظرانداز نہیں کیا گیا۔ حقائق کے مطابق، 1997 سے 2012 تک اقلیتوں پر بھی 86 حملے کیے گئے۔ جو کہ ایک معقول حصہ ہے کیونکہ مذہبی اقلیتوں کی تعدار تو چار فیصد سے بھی کم ہے۔ شکایت بہر حال پھر بھی اقلیتوں کو رہتی ہے۔

اسی سلسلے میں 19 جون کو اسلام آباد میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ یہ تقریب 19 جون 2014 کے ایک عدالتی فیصلے کی یاد منانے کے لیے منعقد کی گئی تھی۔ اس تقریب میں بھی کوئی نئی بات نہیں کی گئی۔ اقلیتوں کے ساتھ کیے جانے والے وعدوں کو سراہا گیا۔ انہی وعدوں میں ایک 19 جون 2014 کا فیصلہ بھی موجود ہے جس کی یاد میں یہ تقریب منائی جا رہی تھی۔

یہ تقریب بہت زبردست تھی۔ اس میں سپریم کورٹ کی 19 جون 2014 کی ججمنٹ کی بہت تعریف کی گئی اور یہ بتایا گیا کہ اس ججمنٹ پر عمل کرتے ہوئے صورت حال کو کیسے بہتر کیا جا سکتا ہے۔ اس غیر اہم تقریب میں حکومت یا ریاست کے کسی ایسے نمائندے نے شرکت نہیں کی جو اس سلسلے میں کچھ کر بھی سکتا ہو۔ لیکن ہم نے جنگل میں مور کے ناچنے کو خوب انجوائے کیا۔

حکومتی نمائندوں کے اس تقریب میں شرکت نہ کرنے کی دو وجوہات بتائی گئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ انہیں ان ساری فضول باتوں کا علم تھا جو اس تقریب میں دہرائی جانی تھیں اور دوسرا یہ کہ وہ اس دن کچھ ضروری کاموں میں مصروف تھے۔ میڈم منسٹر کا ”مورال“ پچھلے کئی دنوں سے اسمبلی میں خاموش بیٹھنے کی وجہ سے ”لو“ چل رہا تھا تو فواد چوہدری صاحب نے انہیں کینڈی کرش کھیلنے کا مشورہ دیا ہوا تھا۔ ایک وزیر صاحب ڈالر گننے میں مصروف تھے کہ آئی ایم ایف کے منہ پر ادھار سے زیادہ مار کر آئی ایم ایف کو کہیں زخمی نہ کر دیں۔

ایک وزیر صاحب کو درس پر جانا تھا تاکہ آٹھ بجے والے ٹی وی شو کے لیے تیار ہو سکیں۔ ایک وزیر صاحب نے ٹی ٹی پی کی قیادت کو ان کے مفادات کے تحفظ کا یقین دلانا تھا۔ اور پی ایم صاحب نے خود کرکٹ ٹیم کے تربیتی ٹویٹس کے بعد شہر سے باہر ایک دربار پر وجدان حاصل کرنے جانا تھا۔ تبدیلی لانا اور حکومت کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔

**خیر بات دور نکل گئی واپس آتے ہیں پاکستان کی ناشکری مذہبی اقلیتوں کی جانب۔ تو یاد رہے کہ نا شکری اچھی بات نہیں ہے۔ آپ لوگوں کو خوش ہونا چاہیے کہ آپ کا سٹیٹس بالکل واضح ہے۔ جب کہ ہم مسلمانوں کی صورت حال ابھی واضح نہیں ہے۔ سو قومی نظریائی تحریکیں چل رہی ہیں اور ہم میں سے کسی کا بھی سٹیٹس تبدیل ہو سکتا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ جنہیں ہم خود اقلیت بناتے ہیں ان پر ہماری مہربانیاں بھی کچھ زیادہ ہی ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ پھر احمدی کمیونٹی کی مثال آپ کے سامنے ہے۔**

**اقلیتوں کو چاہیے کہ ہمارے وعدوں پر اعتبار کیا کریں۔ ہم 19 جون 2014 والی سپریم کورٹ کی ججمنٹ میں دی گئی تجاویز پر بھی عمل کریں گے بس ہم امہ کے بین الاقوامی مسائل سلجھا لیں، عربی زبان کو سکولوں اور اسمبلیوں میں لازمی قرار دے لیں اور ٹرمپ، مودی اور نتن یاھو کو دھول چٹا لیں۔**

<https://www.humsub.com.pk/249140/saleem-malik-142/>

Updated Jun 23, 2019

[**Four held for setting ablaze watchman cabin of Ahmadi worship place**](https://www.dawn.com/news/1489884/four-held-for-setting-ablaze-watchman-cabin-of-ahmadi-worship-place)

[*A CORRESPONDENT*](https://www.dawn.com/authors/116/a-correspondent)

The Daily Dawn

TAXILA: **Police have arrested four people for torching a watchman’s cabin located outside a worship place of Ahmadis in Wah Cantt, it emerged on Saturday.**

**According to police, those arrested were teenagers who were returning home after playing in a cricket ground last week when they spotted a watchman’s cabin outside the worship place of the Ahmadi community, near sector 14 in the jurisdiction of Wah Cantonment police station. The youths set fire to the metal-wooden cabin and escaped from the scene.**

Police have registered a case under Section 436 of the Pakistan Penal Code (offence of committing mischief by fire or any explosive substance, intending to cause, or knowing it to be likely that he will thereby cause, the destruction of any building which is ordinarily used as a place of worship or as a human dwelling) on the complaint of the caretaker of the worship place, Riaz Ahmed Qureshi.

The accused Sabihuddin, Hafiz Abdul Rehman, Mohammad Sheharyar and Atta Mohammad, their ages ranging between 14 and 18 years, were identified through CCTV footage after which police arrested them.

*Published in Dawn, June 23rd, 2019*

<https://www.dawn.com/news/amp/1489884>

# Four youngsters held for torching watchman cabin

### [OUR STAFF REPORT](https://nation.com.pk/Reporter/our-staff-report)

### June 22, 2019

The Nation

ISLAMABAD - **Police have arrested four youngsters on charges of setting the security cabin of a watchman on fire outside the worship place of Ahmedi community in the limits of Police Station Wah Cannt, sources informed on Friday.**

The four youngsters were identified as Sabih Uddin, Hafiz Abdul Rehman, Muhammad Sheryar and Atta Muhammad aging between 14 to 18 years old, sources said.

**According to sources, the four teenagers were going back to their homes after playing in a nearby ground last week when they spotted a metal-wood made cabin of the watchman outside the worship place of Ahmedis in Wah Cantt. The boys torched the cabin and escaped from the scene. On seeing the smoke, the management of worship place alerted the police, they said, adding the police rushed to the site and interrogated the incident.**

Meanwhile, caretaker of worship place Riaz Qureshi tabled a written complaint with police against the unknown accused, they said. Police registered First Information Report and started investigation. Later on, police traced out the accused and held them, sources said.

**Station House Officer (SHO) PS Wah Cannt Imran Haider, when contacted, confirmed the incident. He said unknown men tried to torch a security guard cabin placed outside the worship place of Ahmedis. He said police received a complaint from management and begun investigation. “During an inquiry, police found a clue about involvement of the said four boys and held them,” he said. He said the accused were produced before court of area magistrate Artassh Ahmed who granted them bails in the case. On a query, SHO replied the incident took place seven days ago. SP Potohar Division Syed Ali, during a chat with The Nation, said it was well thought conspiracy on part of the four teenagers who were caught in CCTV camera while setting the cabin on fire outside Ahmedis worship place in Wah Cantt.**

He said Punjab police responded quickly after receiving complaint from the caretaker and traced out the culprits with help of CCTV footage. He said no one would be allowed to hurt the sentiments of any other minority. He said police took a prompt action against the accused by lodging FIR and nabbing them.

<https://nation.com.pk/22-Jun-2019/four-youngsters-held-for-torching-watchman-cabin>